سوال

کفریہ ملک میں رہائش اختیار کرنے کے لیے کاغذ پر طلاق اور نکاح کا حکم

جواب

لحمد للہ.

ں :

ن اور معاہدہ ہوتا ہے، جو کہ عظیم شرعی احکام میں شامل ہے، اس سے شرمگاہ مباح ہو جاتی ہے اور مہر اور وراثت جیسے حقوق ثابت ہوتے ہیں، اور اولاد کو ان کے باپ کی جانب منسوب کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ اور بھی احکام مرتب ہوتے ہیں.

بھی کچھ احکام مرتب ہوتے ہیں، جس کی بنا پر بیوی خاوند کے لیے حرام ہو جاتی ہے، اور وہ عورت وراثت سے محروم ہو جاتی ہے، اور اس خاوند کے علاوہ کسی اور خاوند کے لیے شادی کرنا حلال ہو جاتی ہے، اور اس میں معروف شروط ہیں.

ں اور مقصد مسلمانوں کو تنبیہ کرنا ہے کہ وہ ان دونوں عقدوں کو ایسی چیز میں استعمال مت کریں جو اللہ سبحانہ و تعالی نے مشروع نہیں کی، اور اسے کھیل تماشا مت بنائیں، ہم نے دیکھا ہے کہ اس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے کئی لوگ عورت سے عقد نکاح اس لیے کرتے ہیں کہ کوئی دنیاوی غرض و مقصد پ

، وہ مرد اس کا حقیقی خاوند نہیں بن جاتا، اور نہ ہی عورت اس کی حقیقی بیوی بنےگی، بلکہ یہ شکل اور صورت میں تو شادی ہے! جو صرف کاغذ پر ایک سیاہی تک محدود ہے اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں! اور یہ شریعت کے احکام کو کھیل تماشا بنانے کے مترادف ہے، ایسا کرنا حلال نہیں، اور نہ ہی اس میں کر

ں بہت کم ہے، اور یہ ایک شرعی حکم ہے، کسی بھی شخص کو شریعت کے احکام سے کھیلنا اور اسے تماشا بنانا جائز نہیں، اور یہ لوگ اسے "صوری طلاق" کا نام دیتے ہیں! یہ کاغذ پر صرف سیاہی تک ہی محدود ہے.

ہونا چاہیے کہ وہ اس فعل اور عمل سے گنہگار ہوتے ہیں، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے نکاح اور طلاق اس لیے مشروع نہیں کیا کہ بیوی صرف عقد پر نام کی بیوی بن کر رہے، اور اس کو کوئی احکام حاصل نہ ہوں، اور نہ ہی اسے کوئی حقوق ملیں.

ہا ہیے کہ صرف عقد نکاح کے ساتھ ہی نکاح کے احکام ثابت ہو جاتے ہیں، اگر اس عقد نکاح میں شرائط اور ارکان کا پورا اہتمام کیا گیا ہو، اور اگر اس میں سے کوئی شرط اور رکن رہ جائے تو وہ عقد باطل ہے، اور خاوند کی جانب سے بیوی کو صرف الفاظ کی ادائیگی سے ہی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اس لیے شریعہ

سوری جیسا عمل کرنے والا اس وقت اور بھی زیادہ گنہگار ہوگا جب وہ اصل میں کسی حرام کام کے حصول کی کوشش کرے، مثلا اگر کوئی شخص ایسا کر کے لوگوں کے حقوق اور قرض سے بھاگنے کی کوشش کرے، اور عورت حکومت یا کسی ادارے سے طلاق شدہ عورت کو دی جانے والی معاونت حاصل کرے

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ں کو مذاق کرنا اور اس سے استہزاء کرنا منع کیا ہے، اور اس سے بھی منع کیا ہے کہ وہ ان آیات کے ساتھ کلام کرے جو عقد والی ہیں، لیکن اگر وہ حقیقی طور پر کرنا چاہتا ہے جس سے شرعی مقصد حاصل ہوتا ہو تو جائز ہے، اسی لیے اس سے مذاق کرنا ممنوع ہے، اور اسی طرح حرام کو حلال کرنا بھی ممنوع ہے، اس کی

اور تم اللہ تعالی کی آیات کو مذاق مت بناؤ.

ر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

لیا ہو گیا ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی کی حدود سے کھیلتے اور اس سے مذاق کرتے ہیں کہتے ہیں : میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھ سے رجوع کیا، میں نے تجھے طلاق دی، میں نے تجھ سے رجوع کیا"

اس سے معلوم ہوا کہ اس سے کھیلنا اور اسے تماشا بنانا حرام ہے" انتہی

ں (65/6).

ص کسی ایسی عورت سے شادی کرتا ہے جو اس کے لیے حلال تھی، اور اس شادی میں شرعی شروط پائی جاتی ہوں، اور ارکان بھی پورے ہوں، اور کوئی مانع بھی نہ ہو تو یہ نکاح صحیح ہے اس پر نکاح کے نتائج اور اثرات مرتب ہونگے.

ب کوئی شخص اپنی بیوی کو لفظا طلاق دے تو وہ طلاق ہو جائیگی، چاہے وہ اس سے طلاق کی تنفیذ کا ارادہ نہ بھی رکھتا ہو.

م :

پی لڑکی سے وہاں رہائشی پرمٹ حاصل کرنے کے لیے شادی کرنا اور پھر اس کے بعد اسے طلاق دینا حرام فعل ہے، ہم نے اس سلسلہ میں شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کا فتوی نقل کیا ہے کہ یہ حرام ہے،

ں لڑکی سے نکاح کی پوری شروط کے بغیر نکاح کرتا ہے مثلا : ولی کے بغیر یا پھر نکاح صحیح ہونے میں کوئی مانع کی موجودگی میں مثلا : وہ لڑکی زانیہ ہو اور اس نے توبہ نہیں کی، یا پھر وہ لڑکی اہل کتاب سے تعلق نہ رکھتی ہو : تو اس کا نکاح باطل اور حرام ہے.

اس لڑکی سے پوری شروط اور ارکان کے ساتھ نکاح کرتا ہے، اور اس میں کوئی مانع بھی نہیں پایا جاتا تو اس سے شادی صحیح ہے، اور اس شادی کے احکام اور اثرات مرتب ہوں گی اور اس کی نیت اس پر حرام ہوگی.

م :

رہائش کا پرمٹ حاصل کرنے کے لیے پہلی بیوی کو کاغذ پر طلاق دینا، اور دوسری بیوی سے شادی کرنے میں دو اور بھی مانع پائے جاتے ہیں :

لا مانع :

ٹ اور جھوٹی گواہی، یہ حکومت کے ساتھ حیلہ بازی ہے، اور شہریت کے حصول کے لیے گورنمنٹ کو دھوکہ دیا جا رہا ہے، اور یہ حرام ہے.

سرا مانع :

لاق اور صوری شادی کے ساتھ کافر اور غیر مسلم ملک میں رہائش حاصل کرنا چاہتا ہے، اور ہمارے دین میں ہے کہ بغیر کسی ضرورت کے کافر اور غیر مسلم ملک میں رہنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں مسلمان کے دین اور اخلاق کو بہت ہی زیادہ خطرہ ہے، اور پھر اس کے خاندان اور اس پر بھی.

ر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"میں ہر اس مسلمان شخص سے بری ہوں جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے"

بر (2645) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ں کرتے ہیں کہ وہ ان شرعی عقود میں اللہ سے ڈرتے ہوئے تقوی اختیار کریں، اور وہ اسے اپنی دنیاوی غرض وغایت کے حصول کا ذریعہ مت بنائیں اور اگر وہ غرض وغایت حرام ہو تو بہتر یہی ہے کہ اس سے رک جائیں، اور اپنی بیویوں اور اولاد کے متعلق اللہ کا تقوی اختیار کریں، اور وہ غور کریں کہ ان کے ا

واللہ اعلم.